لا الٰہ الا اللہ

منشور محمدی ص

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام | با خاتم و ہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تجبیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تا بہ ختم دوران | شائع رہے با ہزار تزئین | آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۳۰ مورخہ ۱۵ ذی قعدہ روز جمعہ ۱۲۹۱ سنہ ہجری نبوی ص جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بہ پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہی اور مابعد المضاعف نوابان عالی شان و راجگان گرامی سے بضیعہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاوے گی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے

العبد محمد عبد المجیب سکرٹری زمرۂ احباب

بشارت مثیل موسیٰ ع

یہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے ہمارے ہان موجود ہی اور چھپا بھی نہایت عمدہ اس رسالے مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم بہت تحقیق سے کی گئی ہی اور انگریزی فارسی عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوئی ہین جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۱/ مع محصول ڈاک طلب فرماوین —

المشتہر محمد عبد المجیب سکرٹری زمرۂ احباب

قبول اسلام

ایک خیر خواہ اسلام کرسپانڈنٹ مقیم بہرمپور ضلع گنجام کی تحریر سے ہی کہ دیسی پیدل رجمنٹ نمبر (۱۸) کے پنشن خوار صوبہ دار رنگنا یکلو نامی قوم کے ہندو ترسٹھ ۶۳ سالہ عمر ہادی مطلق کی ہدایت سے ۲۷ شب ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۱ سنہ ہجری مین جامع مسجد بہرمپور کے درمیان جماعت مسلمانون کے سامنے بشوق و صدق تمام کلمہ توحید اسلام انہون نے پڑہا اونکی سرگذشت کا خلاصہ یون ہی کہ ۲۴ سال کے پیشتر سے اپنی قومی شاستر و ائین مذہب ہندو کی ضلالت و بطالت سے بے اعتقاد ہو پنڈتون اور مہنتون سے مباحثہ مذہبی پیش کر اونکا ناطقہ بند کر دیتے تھے اسکے بعد

بے تعلق ہوکر عیسوی لباس مین قایم رہا ہو اسکی تصدیق
بسہولیت نہایت آسانی سے ہوسکتی ہی کہ فی الحال جو صاحب
طلب تنخواہ مشن سے پاکر بتعلیم روح القدس اجنبی بولیان بولتے ہین
زیادہ نہین تھوڑی روز انکی تنخواہ بند کردی جائی تو پھر دیکھو شن کی
کیسی رونق ترقی پکڑتی ہی اور کون کون انھون روزگار جاکرتا ہی
بلکہ اب کثرت سے ملاحظہ کیا جاتا ہے کہ جن مشنریون کو تھوڑی سے بھی
ثروت دنیاوی حاصل ہوگئی ہے تو اونہون نے کیسی بھولی چوکی ہی
وعظ منادی بازار مین نہین کی - اور دنرات امرا کی ہمنشینی اور
مصاحبت سے سروکار رکھا ہی حتی المقدور عیسائیون سے اونہین
نفرت ہوگئی ہی تو اون کے اس وتیرہ سے صاف آشکارا ہوتا ہی
کہ تنگی معاش کے باعث اونہون نے یہ پیشہ اختیار کیا تھا اب جو ن
شکوہ رفع ہوگیا تو امرا مین قدم رکھنے لگے ہین اور مشن کا گلی پڑا
ڈبو دیا ہے - علاوہ اسکے وہ لوگ جو تنگی معاش سے لاچار
ہوکر مشنریون کی طرف رجوع لائے دو چند روز انمین گزران کے حکمت
عملی سے اونکے ذریعہ سے گورنمنٹ کے حضور مین بڑے عہدون ممتاز
ہوئے تو پھر کہ اونہون نے وہ وعظ و منادی بازارون مین نہین کی
اور جو چندہ مشن سے لگا تو مشنریون کو دانت کھٹی کرنے کے لئے چندہ
دیکر اونسے میچہ اچھوڑا اور اپنی نوکری سے سروکار رکھا -
اور سنے اگر مشن مین تنخواہی فند نہ ہو اور کوئی مشنری کسی متدائی
کو اپنے ایمان قبول عیسائی ہونے اور بعد عیسوی ہونے کے بھی کوئی عہدہ
کسی طرح کا اپنے وسیلہ دین تو پھر ایک شخص بھی مشن کیطرف
رخ نکرے کیونکہ اب تو زر پرستی کے سبب کھائی جاتی ہی - باقی آئندہ
- میرزا محمد -

جواب شمس الاخبار مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۸۸۲ء

چند روز سے ہمارے اخبار صداقت آثار ہادی طریق مستوی منشور محمدی
مین شمس الاخبار کا تعاقب نہین کیا گیا اسیوجہ سے پھر صاحب شمس الاخبار نے چہیڑ
چھاڑ نکالی ہی مضامین مردودہ کو مکرر سہ کرر تحریر فرمانے مین مگر ہم کو
یہہ آرزو ہی کہ صاحب شمس الاخبار ذرا مقابل ہو کر کچھ تحریر فرماتے اور
بطور خود لکھنے کو ہر شخص لکھ سکتا ہی جب قلم ہاتھ مین ہی جو کچھ جی مین
آیا لکھدیا کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مضمون تثلیث بعنوان عقدہ کشا دیکھا تھا
مگر اسوجہ سے کہ اسمین تو کوئی دلیل تثلیث کے اثبات مین تھی اور نہ اون
دلیلونکا جواب تھا جو اہل اسلام اسکے بطلان مین پیش کرتے ہین بلکہ
کسی صاحب مذاق کے ایک بات کا جواب دینا چاہا تھا اسلئے مین نے کچھ توجہ
نکی اتفاقاً آج بتاریخ ۱۹ شوال ۱۲۹۹ھ کو ایک پرچہ نمبر ۱۴ جلد ۶
شمس الاخبار کا میرے نظر سے گذرا اوسمین وہی مضمون ایک کارسپانڈنس
کا مسطور تھا اوسکا عنوان یہہ تھا تثلیث کے بیان مین چند دلیلین - یہہ
عنوان دیکھکر مین خوش ہوا کہ دیکھون کیسے دلیلین بیانکی ہین مگر جب
مضمون دیکھا تو ڈاکٹ کے تین بات نظر آئی دل مین تمنا ہوئی کہ کسی
عیسائی سے تثلیث کے ایک ہی دلیل سنتے اور چند دلیلونکی تو کہان
امید ہی سچ ہی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ اب مین مائل
کیطرف متوجہ ہوتا ہون مگر پہلی مین ایک مقدمہ بیان کردون پھر قول
کر کے مدعا کے دلائل و ہمیہ کا جواب دونگا مخفی نرہے کہ کل اشیا کے تین
قسمین ہین ایک یہہ کہ عقل اونکو دریافت کرسکتی ہی اور اونکو ممکن بتاتی ہے
دوسری یہہ کہ عقل اوسے دریافت کرتی ہی اور کہتی ہی کہ اسکا ہونا
محال ہی جیسے اجتماع ضدین یا نقیضین مثلاً ایک شئے کا دو ہونا اور
دو کا ایک ہونا انکو عقل بخوبی دریافت کرتی ہی اور کہتی ہی -

کا نکا ہونا محال ہی اسے قبیل سے تثلیث ہی کہ عقل اوسے محال بتاتی ہے
بغیر ایک شی کا تین ہونا اور تین کا ایک ہونا ہرگز ممکن نہین یہ بات کہ
عقل اسکے ادراک سے قاصر ہی اور قصور یہ کہ فہم و ادراک اونکے دریافت
کرنے سے قاصر ہی مگر یہ نہین کہتی کہ ایسے ہر شی کا ہونا محال ہی کیونکہ ایک شی
کا سخا ننا امر دیگر ہی اور اوسکو محال جاننا امر دیگر ہی اندھیرے زمین و
آسمان کا فرق ہی ہمارے عیسائی بھائیون نے آجتک اس فرق کو نہین
سمجھا اور اسی باعث اونہون نے خدا وحدہ لاشریک کے ذات مین بڑا دھبا
لگا دیا اور کیسی عقل پر پردے پڑے ہین کہ شرک کو برا جانتے ہین اور زبان سے
دعوئی توحید کرتے ہین اور پھر ایسا اعتقاد رکھتے ہین کہ جس سے کہلے مشرک
بنین جب ناظرین نے یہہ دریافت کر لیا تو اب ہم کہہ سکتے ہین کہ مدلل صاحب کے سارے
تحریر لغو ہو گئے اور جتنے مثالین اونہون نے ایسے دی تھین جنکے ادراک سے
مدلل کی عقل قاصر ہی محض فضول ثابت ہوئین گو انمین کوئی مثال ایسی
نہین کہ عقل کے ادراک سے خارج ہو مگر بالفرض اگر خارج بھی ہون تب
بھی تثلیث کو ایسے مثالون پر قیاس کرنا کسی عقلمند کا کام نہین اب مین مختصراً
کچھ اونکے اقوال سے بھی تعرض کرتا ہون **قولہ** مسلمان کہتے ہین کہ
ہم کسیطرح سے قبول نہین کرتے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہین کیونکہ یہہ بات
بعید از عقل و خلاف قیاس ہی **اقول** شاید مدلل نے
ابھی کوئی رسالہ یا کوئی تحریر اہل اسلام کی بطلان تثلیث مین نہین دیکھی
یا جان بوجھکے انجان بنتے ہین اہل اسلام اسطرح نہین کہتے جیسے مدلل
بیانکر رہا ہی بلکہ اونکا بیان اگر مدلل صاحب ملاحظہ کرینگے تو یہہ سب
دلیلین بھول جاینگے خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت مسیح کا بیٹا ہونا محال
اور عقلاً و نقلاً باطل ہی اہل اسلام اس لئے نہین کہتے کہ تثلیث کے
ادراک سے عقل قاصر ہی جیسا مدلل صاحب بیان کر رہے ہین بلکہ یہہ

کہتے ہین کہ ادراک کرتے ہی اور محال بتاتی ہی اور اہل اسلام یہہ بھی
دعوی کرتے ہین جس مذہب مین یہہ مسئلہ ہو وہ مذہب یقیناً باطل ہی
اور جس کتاب مین اسکی تعلیم ہو وہ کتاب ہرگز من جانب اللہ نہین ہو سکتے
اگر ان امور کا ثبوت دیکھا چاہتا ہی تو کتب مسطورۃ الذیل دیکھی۔

اصح الاحادیث فی ابطال التثلیث ۔ اظہار الحق ۔ ازالۃ الاوہام

براہین قاطعہ وغیرہ اور اگر مدلل صاحب بذریعہ اخبار جواب دینا چاہتے
ہون تو ہم اس رسالہ کو پیش کرین جس سے قطعاً یہہ بات ثابت ہوتی ہی
کہ جس مذہب مین یا جس کتاب مین یہہ مسئلہ ہی وہ من جانب اللہ نہین

قولہ بڑی غلطی کرتے ہین جو کہتے ہین کہ تثلیث کو ہم اسلئے نہین مانتے
کہ عقل کے خلاف ہی اور عقل مین نہین آتی **اقول** مدلل صاحب
خیانت کرتے ہین ہمارے دعوی کو صحیح نہین بیان کرتے ہم ہرگز نہین
کہتے کہ تثلیث عقل مین نہین آتی بلکہ یہہ کہتے ہین کہ عقل اوسے محال بتاتی ہے
اور عقل مین نہ آنا اور چیز ہی اور اوسکا محال بتانا اور چیز ہی اور جب
اوسے محال جانتی ہی تو ماننا واجب ہی ورنہ تمام کارخانہ مذہب
درہم برہم ہو جائیگا اور مذہب کا ثبوت کیا خدا کا ثبوت بھی نہو گا۔
اگر مدلل صاحب اسکے جواب مین اسکے تشریح چاہینگے تو کیجائیگی **قولہ**
ہم کہتے ہین کہ بہت سی اور بھی باتین ہین جو انسانکی عقل مین نہین آتی
الخ **اقول** یہہ صحیح ہی مگر تثلیث نہین تثلیث تو از قبیل محالات ہی اسکی
بعد مدلل نے اون مثالین کے مثالین دین ہین جو عقل سے باہر ہین
قولہ روح جو جسم مین ہی کس جگہ رہتی ہی **اقول** تمام بدن مین ساری
ہی جس عضو مین روح نہو گی وہ عضو بیکار ہو جائیگا اوسکو عقل سے
باہر کہنا مدلل کی عقلمندی ہی **قولہ** موت کس وقت آئیگی کوئی
بتا سکتا ہی **اقول** مجھے مدلل کے مثالون پر بڑا تعجب آتا ہے

کہ کہان کی کہانی ملا رہی ہین ای صاحب یہ کون امر عقل سے باہر ہی
جسکا ممکن نہین آنی والی ہی عقل کہتی ہی کہ موت آنی والی ہی
اور جیا جائیگی تو اوسکے آنیکو جان لیگی او باقی رہا یہ کہ آئندہ کی خبر دینا
ایسا بھی ہو سکتا ہی اور بہت لوگون نے ٹھیک ٹھیک بتا دیا ہے کہ فلان وقت
موت اونیکی اور ویسا ہی ہوا قطع نظر اون سب باتون کے ہم یہ کہتی من کہ
یہ امور تثلیث کے مانند کب ہو سکتے ہین تثلیث تو ایک ایسی شی ہی کہ اوسکے
بطلان پر براہین قطعیہ دلالت کرتے ہین اور یہ امور جو مدلل نے
بیان کی ہین انکا بھی بطلان مدلل کے دلیل سے کر سکتا ہی یہ تو مثالین مدلل نے بیان کیا
ہین اسکے بعد اور بھی مثالین بیان فرماتے ہین جیسے مدلل کی علمیت خوبی ہی
ظاہر ہوتی ہی قولہ موسمونکی تبدیل و تغیر کا ہونا اور سمندرونکا اپنی جگہ پر
قایم رہنا یہ ہمارے سمجھ مین نہین آتی ہین اقول ماشاالله کیا سمجھ
ہی پادری صاحب علم ریاضی اور حکمت پر تو خیر سمجھ مین آئیگا ایسا سمجھ مین آنا کچھ
ہنسنے کھیل ہی افسوس ہی کہ مدلل صاحب ما وجد اع ۔ م کی تحریر کا دعوی کرنے مین
جن باتونکو علوم حکمیہ مدلل عقلیہ بیان کیا ہی انہین عقل سے باہر بتا ہین جب وہ تعالی بھی نہین
جانتے کہ ان شیا کو اہل علم نے حاطہ عقل سے بتایا اور کسی نہین بتایا پھر وہ کیا تثلیث مین
بحث کرینگے قولہ جسکا ثبوت کہ پاک کلام مین اوسکی سند موجود ہی اقول حاشا و کلا
کلام پاک مین ہرگز اسکی سند نہین ہی ۔ ان بذا لبہتان عظیم جہان کہین کلام مقدس
مین ایسا پایا ہی وہان محض مدلل کا قصور فہم ہی دیکھیے انجیل کو یونانی مین ماتی مین
اتفریت سے بالکل منکر ہین علاوہ اسکے ہمارے رسالہ کتب مروجہ کا حوالہ دینا اور سند لانا مدلل
کی کسی نادانی ہی ہم ان کتابونکو کب مانتے ہین کہ ہر جملہ اوسکا حجت ہو سکے ہمتو وہ
ایک تاریخ کی کتاب جانتی ہین اور پھر اوسمین بھی بہت کچھ تغیر و تبدل ہوا ہی اب
اگر کسی مقام سے ایسا ثابت بھی ہو جب بھی قابل قبول نہین ہو سکتا قولہ اگے ہم سے
دعا ایک دلیلین اور پیش کرتے ہین الخ اقول مدلل نے پہلے کونسے دلیلین بیان کی ہین جو

کہ ہمین کہنی پڑی وایک دلیلین اور پیش کرتے ہین کیا اون دو چار مثالونکا ناخوندہ
ہی بنایت حیف ہی کہ مدلل تمثیل اور دلیل مین کچھ فرق نہین سمجھتا اور بیجا دخل
در معقولات کیے موجود ہی و ما شاالله مثالین بھی تعلیط مین جو علم نہاد
سے سنکر لکھتے ہین قولہ پہلی باتین مین جنکا عقل مین آنا بہت مشکل ہی
پھر تو بھی ہم سب باتین ہین اقول ایضا یہ تو مانا مگر ہمتو بارہا کہہ چکے کہ تثلیث ایسے
نہین بلکہ اون اشیا مین ہے جنہین عقل دریافت کر کے محال بتاتی ہی یہ دونو
امر ایک نہین ہی بڑا فرق ہی قولہ خدای غیر محدود ہی اور خلقت کی حد ہی
اقول اول مین پادری صاحب سے یہ دریافت کرتا ہون کہ آپ جو خدا کو غیر
محدود مانتے ہین تو کیونکر مانتی مین اگر کہے کہ بدلایل قطعیہ محدود ہونا باطل ہی
تو ہم کہتے ہین کہ اسیطرح بدلایل قطعیہ تثلیث بھی باطل ہی پھر کیا وجہ ہی ایک کے
ماننی کی اور ایک کے ماننی کے دونو مین فرق بیان کیجیے ۔ علاوہ اسکے جو حضرت
مسیح کو مجسم خدا کہتے جب خدا مجسم ہوا تو لامحالہ محدود بھی ہوگا ممکن نہین کہ آپ
مسیح کو خدا کہین اور پھر غیر محدود اوسے ثابت کر سکین دوسری یہ کہ خدا کو غیر محدود
خلقت کی حد کہنے کے کیا معنے ہین ذرا مدلل بیان کری ۔ قولہ جسے ہم
اسکو میزان عقل مین تولتے ہین تو اجتماع ضدین معلوم ہوتا ہی اقول آپکی
میزان عقل نہایت کوتاہ ہی ایسے باتونکے فہم کے لئے اہل اسلام سے عاریۃ
کچھ تھوڑی سی عقل لیجیے ۔ اسمین کسیطرح سے اجتماع ضدین نہین ہی مگر یہ باتین
مدلل صاحب کی فہم مین نا آئینگی جینگے وہ اہل اسلام سے علم میزانکی تعلیم
پاینگے قولہ کیونکر یہ امر دو حال سے خالی نہین یا تو محدود خلقت خدا
لامحدود مین ہی یا اوس سے باہر اقول یہ دلیل مدلل کی سراسر غلط ہے
کیونکہ داخل ہونا اور خارج ہونا ہرگز ضدین نہین ہی کیونکہ ضدین کے لئے
ضروری ہی کہ ایک جگہ پر دونو مجتمع نہو سکین اور دخول اور خروج ایک جگہ
مجتمع ہو سکتے ہین مثلا کلیات خمسہ مین ایسی ایک نوع ہی اوسی ماہیت سے

باقی آئندہ

یہ خارج کیے ہوئے مضمون کو ایک نئی جگہ پر ملاحظہ کیجیے

بمقام معسکر نگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجید عسکری طبع شد

توراۃ وزبور بھی طالعہ کرانے پریشان عقیدے اور ضلالت کے
نتیجے مدعیان مذہب عیسائی سے پیش کئے تب بھی پادری صاحبون
نے معقول جوابون سے کچھ تعرض نکیا اور کج بحثی
شروع کی پھر دین اسلام اور اسکے عقائد کے اصول وفروع کی طرف
متوجہ ہوا تو اوسکی حقیقت اور صداقت توحید باری تعالی اونکی
دل مین سرایت کی یہان تگ کہ اوسکا نتیجہ قبول اسلام ہوا فقط
شمس الاخبار مدراس نمبر ۴۸۔

ہمہ تن مایہ شفقت وعنایت صاحب منشور محمدی دامت عنایتکم
چند خبرین سبب مسلمان ہونے دو تین اشخاص کے ذیل مین درج ہین
ازراہ عنایت اپنے اخبار دربار کو اونکے اندراج سے مشرف فرمائے

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ایک شخص قوم کا ٹھاکر ساکن بے پور جامع مسجد مین پور مین اگر
مولوی محمد عبدالرحمن صاحب امام جامع مسجد کے ہاتون سے مشرف باسلام
ہوا اور نام اوسکا عبداللہ رکھا گیا۔ ایک شخص قوم کا ٹھاکر
ساکن مین پوری بطوع ورغبت اپنی مولوی صاحب ممدوح
کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اور نام اوسکا عبدالرحمن رکھا گیا
ایک لڑکا بڑے نامدار عیسائی کا جسکی عمر اٹھارہ برس سے متجاوز ہے
پچہان سے اگر مقام شکوہ آباد ضلع مین پور مین مولوی ولایت علی صاحب
کے ہاتون پر مشرف باسلام ہوا اور نام اوسکا عبدالرحیم رکھا گیا
الراقم محمد حبیب علی علوی عفی عنہ از مقام مین پور ۱۹ شوال ۱۲۹۰ھ

بقیہ اغلاط ہدایت المسلمین

اور پادری صاحب نے جو نسخہ بیزا کو چھٹی یا پانچوین صدی کا بتایا ہی
غلط ہی ہارن صاحب نے لکھا ہی کہ نسخہ بیزا کی تاریخ متنازعہ فیہ ہی
کم سے کم چھٹی یا ساتوین صدی کا ہی اور پانچون نسخہ جسکی
چھٹی صدی کا بتایا ہی اسکا پتا بھی مفیر ہارن مین نہین لگتا البتہ
رج یوس ایک نسخہ لکھا ہی مگر اوسکی نسبت لکھا ہی کہ غالبًا
تیرہوین صدی کے قبل کا نہین ہے اور چھٹا نسخہ بیس ان سب سے
جسے پادری صاحب آٹھوین یا نوین بتاتے ہین اوسکی بہ نسبت
ہارن لکھتا ہی کہ وٹسٹن کے یہ رای ہی کہ ستہ کا لکھا ہوا ہی
اور میکائلس اور کریزواخ نے اسی رای کو تسلیم کیا ہی
(ہارن جلد ۲ حصہ ۱ باب ۲ فصل ۳) اور ان نسخون مین یہہ بھی
خوبی ہی کہ اس مجموعہ عہد عتیق وجدید کے جو اسوقت مین رایج ہی
مطابق نہین بلکہ بہت کمی بیشی ہی بعضے تو برای نام نسخہ ہے
مثلاً نسخہ اسکریٹیشن مین صرف انجیل متی اور صحیفہ اشنبا تھا
اور نسخہ بیزی مین صرف چار انجیلین اور اعمال ہے اور بعض نسخون
مین صرف چند درس ہین فقط شمار برہانی کے لئے نسخہ قرار دی لیا ہے
اس مختصر رسالہ مین اس بحث کو طول نہین دیتا جسے دیکھنا منظور
ہو اعجاز عیسوی اور جواب نیاز نامہ ملاحظہ کرے اب اوس سرخی
کو ناظرین ملاحظہ کرین کہ مجیب صاحب صفحہ ۳ سے مین بولی ہین کہتے ہین
کہ ہارن کے جلد ۲ کا صفحہ ۱۱۲ دیکھ لو کہ صدہا نسخون کا ذکر اور سب
کا سلسلہ متصل ہارن مین موجود ہی الخ سبحان اللہ کیا سلسلہ
متصل ہے کہ اٹکل پچو ہانک دیے ہین کہ فلانی صدی کا ہی یا فلانی کا
ہی خیر پادری صاحب نے اسلام کی برکت سے سلسلہ متصل کا لفظ
تو سیکھ لیا اگرچہ معنے اوسکے نہین جانتے عمرت دراز باد کہ
ابنہم غنیمت است ؎ اور طرفہ یہہ کہ مجیب صاحب نے اسے جہوٹ پر
اکتفا نکیا بلکہ اسکی بعد ایک اور دونکی لے کہنی مین کہ ایسی

اسی طرح کہ قرآن کا بھی سلسلہ اتصال ضعیف متاخر صاحب پیرایہ
زبانی جمع چند ہی یا کچھ زیادہ بھی سکتا ہی ہم توجیہ مانی کہ اب
توصیہ بالنسخون کا سلسلہ کہ جسے ہمین مین کہتا ہون کہ آپکسی
ایک نسخہ کا قدیم سلسلہ متصل تفسیر ہاتھ سے کسی اور کتاب
لکھا بھی ہر جسے قرآن مجید کا سلسلہ متصل طلب کیجیے سکے جدا
معلوم ہو جائیگا کہ کس پاس سلسلہ ہی اور کون جھوٹ موٹ
شرنگ مانگ ہا ہی مقام نہم ۹ صفحہ ۹۵ مولوی صاحب یہہ تو
لکھا کہ موافق اقرار رومن کاتلک کی بہت کتابین پھاڑ ڈالین اور
جلا دین مگر کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا اسلئے انکا دعوی غلط اور جھوٹ
ہی **جواب** مولوی صاحب نے تو حوالہ دیدیا ہی مگر مجیب صاحب نے
تعصب کی پٹی انکھون پر ایسی باندہی ہی کہ کچھ اونہین سوجھتا ہی نہین
صاحبو اعجاز عیسوی کا صفحہ ۹۶ ملاحظہ کرو صفحہ مذکور مین لکھا ہے
کہ کرنر مستم اپنی ہولی یعنے نصریوس تتے مین لکھتے ہین کہ بہت سے
پیغمبرون کے کتابین نیست و نابود ہوگئین اسلئے کہ یہود نے غفلت بلکہ
بے دینی سے بعض کتابون کو کھو دیا ہی اور اونہون نے بعض کتابین
پھاڑ ڈالین اور بعض کتابین جلا دین انتہی مجیب صاحب فرماتے ہین کہ
بد کتاب کا حوالہ نہین تو اور کیا ہی۔ مقام دہم قولہ صـ ۹۶
اور یہہ جو مولوی صاحب نے اپنی فصل مین لکھا ہی کہ عیسائی انگلون
عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین یہہ محض جھوٹ اور فریب ہی الخ۔
جواب صاحبو ذرا انصاف کرو پادری صاحب نے کیسا اندھیر مچا رکھا ہے
ذرا کوئی مشعل لیکر اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل ۲ کو دیکھلاوے
کہ صاحب اعجاز نے تو اپنے دعوی کو علمای مسیحیہ کے اقوال سے
ثابت کر دیا ہی پھر کس مونہہ سے اونہین جھوٹا اور فریبی کہا جاتا ہی

اگرچہ وے وغیرہ ہو نقل مذہب کرنیوالے ورثہ ہوسکے
اہل انصاف پانی پی کا فریب تو ملاحظہ کرین کہ صفحہ ۹۵ وغیرہ
مین جو فصل مذکور کا خلاصہ کیا ہی تو وہ اقوال علمای مسیحیہ جسے
ظاہر من الشمس ہوتا ہی کہ عیسائی انگلو عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین
بالکل آگئی مولوی صاحب صـ ۹۶ مین آٹھوین سند کی بیان مین
لکھتے ہین ہنری اور اسکاٹ ہین ہی کہ کلام موسی باب گذشتہ پر
تمام ہوا اور یہہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہی وہ شخص یوشع ہو
یا صموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیہ ٹھیک دریافت نہین ہوتا
شاید پہلے دو برس بعد ہای بابل کے عبرا کے لکھے گئے ہونگے
اور تفسیر ڈوالی اور چرومنٹ مین بھی اسیکے موافق ہی اسطرح صـ ۹۶
مین گذشتہ بابل سے بعض فقرات کے بہ نسبت منقول ہے کہ ان کو
یقینا نہین کہہ سکتے کہ کسنے لکھی ہون مین اب مقام غور ہی کہ علمای مسیحی
یہہ تو کہہ رہے ہین کہ یقینا نہین معلوم کہ کسنے لکھا ہی اور پھر کہتے ہین کہ
یوشع نے الحاق ہو یا صموئیل نے یا عزرا نے یا اور کسی نبی نے بھلا
اسے انکل نہین کہتے تو کیا کہتے ہین پھر پادری صاحب کیون انکل کا
نام سنکے کودے بھڑکے اور جو یہہ پادری صاحب بار بار دعوی کر رہے
ہین کہ عزرا نے یہہ فقرات لاحق کئے ہین اور اونہون نے ترمیم کی ہی یہہ
محض جھوٹا دعوی جاہلون کی فریب دینے کو ایک عزرا کا نام پکڑ لیا
پادری صاحب تو کیا اگر اونکے پیر و مرشد قبر سے اٹھ آئین تو بھی ثابت
نہین ہوسکتا کہ یہہ فقرات یقینا عزرا نے لکھے ہین جب یہہ امر یقینی نہوا تو
انکا لکھنے والا کون ہی پھر یہہ کہنا کہ الحاق کرنے والا نبی نہایت
نادانی ہی۔ مقام یازدہم۔ قولہ صـ ۱۱۷ میرے ہاتھ
پاؤن چھیدی) مولوی صاحب کہتے ہین یہہ عبارت لاٹینی کی ہی

عبرانی مین یون ہی (دونو ہاتھہ میرے شیر کے ہین) جواب
جہوٹ بات ہی عبرانی مین یون ہی میرے ہاتھہ ایسے چیدے گئے جیسے شیر سے
جواب کیون جہوٹا بناتے ہو تم خود جہوٹے ہو دیکہو ڈاکٹر
انگس اپنے کتاب دبیرو پیل کے جسے ہنڈ بک کہتے ہین دفعہ ۷ مین لکہتے
ہین زبور ۲۲ ورس ۱۶ اکثر خطی نسخون مین یون ہی شیر کیطرح
میری ہاتھ اور پاؤن مگر ۳ خطی اور ۲ چھپی ہوے اور ترجمہ یونانی و
سریانی اور لاطینی مین ہی (اونہون نے چیدا) انتہی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہی زبور کے بہت سے عبری نسخون مین ایک حرف کے
تبدیل سے عبارت یون ہی (شیر کے مانند) بجای اسکی جو کہ
بلاشبہہ صحیح عبارت ہی (اونہون نے چیدا) بعض خیال کرتے
ہین کہ یہود کاتبون نے یہہ اختلاف اسی غرض سے کر دیا تھا کہ ہمارے
خداوند کے مصائب پر اس عبارت کے الفاظ دلالت نکرین انتہی
مقام دوازدہم ۱۲ صفحہ ۱۲۰ ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ
لفظ مقدس بہت نسخون مین جمع کے صورت پر ہی جواب تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین تلاش کیا گیا وہان اسکا ذکر نہین لکہا۔
جواب کسی بینا شخص نے نہین دیکہا ورنہ زبور مذکور کے شرح مین
ہنری اور اسکاٹ صفحہ ۲۰۴ کالم ۲ مین لکہتے ہین — ترجمون اور اکثر
عبری نسخون کے عبارت یون ہے کہ ترے مقدسون مراد انبیا
افسوس کہ ان اندہون پر لاپڑا ہی کہ چشم باطنی اور ظاہری
دونون نہین رکہتے اور یہی حال اوس انکار کا بہی ہی جو اسکے
بعد صفحہ ۱۲۱ مین ہی تفسیر مذکور کا صاف ۲ دیکہو
پادری صاحب خدا کے لئے ذرا کسی ذی علم ایماندار سے
دکہا لیا کیجیے یہہ ہم جانتے ہین کہ آپ مین اسقدر مادہ نہین
کہ دیکہہ سکین مگر ایسے شخص سے مدد لیجے کہ در پردہ آپ کے رسوائی کا
خواہان نہو۔ مقام سیزدہم صفحہ ۱۶۰ یہہ جو کہا کہ عیسائی
عالم کہتے کہ عبری بدل گئے یہہ محض جہوٹ ہی کوئی نہین کہتا
جواب صاحبو یہہ کیسا اندہیر ہی کہ مولوی صاحب بڑے
معتبر مفسر کا قول نقل کر رہے ہین اور یہہ عجیب عجیب وہر کان
بھی نہین لگاتا اور آنکہون پر پٹی باندہہ کر مولوی صاحب کو
جہوٹا بناتا ہی اب مجیب آنکہین کہولکر دیکہے کہ کون کون
عالم مسیحی بدل جانا بیان کرتے ہین ہم چند اقوال یہان لکہتے
ہین ہارن جلد دوم حصہ اول باب ۶ فصل ۲ مین لکہتا ہی کہ
ان مقامات مین معلوم ہوتا ہی کہ عبری بدل گئی ہی۔ میکا
باب ۵ ورس ۲ - ملاخی ۲ - باب ۳ ورس ۱ - زبور ۳
باب ۱۶ ورس ۸ سی ۱۱ تک عاموس ۹ باب ۹ ورس ۱۱ سی
۱۲ تک - زبور ۴۰ ورس ۷ سی ۹ تک اب مجیب صاحب
فرمائین کہ یہ محمدی کہہ رہا ہی یا عیسائی اس مقام پر مولوی صاحب
نے ایک ہی حوالہ دیا ہی مگر مین کچہہ اور بہی دیا چاہتا ہون کہ
مجیب صاحب کے آنکہین کہل جائین ۲
صاحب اعجازی صفحہ ۲۷ مین تفسیر ہنری اور اسکاٹ سی
اگسٹائن کا قول نقل کیا ہی جو علمای مسیحیہ مین بہت بڑا
عالم گنا جاتا ہی کہ وہ یہودیون کو الزام تبدیل تاریخون کا سبب
اون بزرگون کی جو قبل و بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی
تک ہوے دیتا تھا اور وہ جو الزام کی یہہ کہتا تھا کہ اونہون نے وسطے
غیر معتبر کرنی ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کی یہہ اسر کیا تھا
اور یہی رای معلوم ہوتی ہی کہ قدمای مسیحیون مین عام تہی

اور یہہ کہتے تھے کہ قریب ۱۳۰ کے یہودی یہہ تحریف کی تھی
۳ ہارن صاحب جلد اول مین موافق ڈاکٹر کینی کاٹ اور ہونٹ
کے اقرار کرتے ہین کہ باب ۹ پیدایش ورس ۲۳ عبری مین
غلطی کاتب سی لفظ گلی کا بجای گڈریہ کے لکھا گیا۔
۴ جسٹن شہیدلی طریقونکے مقابلہ مین دعوی کیا کہ چند بشارتین
مسیح کے یہودیون نے کتب مقدس سے نکالدینے تھین (تاریخ یوسی مس کتاب
باب ۱۸) اور والسن اپنی کتاب کی جلد ۳ مین لکھتا ہی کہ اسمین
کچھہ شک نہین کہ جسٹن نے جس عبارتونکی ساقط کرنیکا الزام یہود کو دیا تھا
وہ عبارتین جسٹن اور جنیوس کے عہد مین عبری اور یونانی نسخونمین
موجود تھین اور اب نہین ہین انتہی اور ہارسلصاحب نے جلد ۴ من جسٹن کا
یہی قول لکھا ہی اور لکھا ہی کہ ڈاکٹر ای کلارک نے جسٹن کی تصدیق
کی ہی دیکھئے کتنی بڑی بڑی محققین مسیحی عبری کی خرابی بیان کرتے
ہین اب مجیب صاحب اپنی زبان یان بیان سے ارشاد فرمائین کہ یہہ علمای
محمدیہ کا دعوی ہی یا آپکے پیر و مرشدونکا پادری صفدر علیصاحب
نیاز نامہ کے صفحہ ۹۰ مین لکھتے ہین کہ جسٹن نے یہہ بات صرف اس
باعث سی کہی تھی کہ وہ زبان عبرانی نہ جانتا تھا فقط۔
ترجمہ یونانی اسکے پاس تھا اور یہہ ترجمہ بعض جگہہ غلط ہی اور موافق
اصل عبرانی کے نہین اسوجہ سی جسٹن نے گمان کیا کہ یہودیون نے نسخہ
عبرانی بدل ڈالا ہی مین کہتا ہون کہ اول تو یہہ امر غلط ہی کہ جسٹن عبرانی
نہ جانتا تھا ڈاکٹر سیل صاحب اپنی کتاب مین صاف لکھتے ہین کہ جسٹن عبرانی
جانتا تہا اور قطع نظر اسکے جن مقامات مین جسٹن نے تحریف کا
دعوی کیا ہی وہ مقامات نہ یونانی مین ہین نہ عبرانیمین اور والسن کی
تحریر سی معلوم ہوا کہ ان مقامات کتب مقدسہ مین جسوقت تھی

۵ اسوقت نسخہ عبرانی اور یونانی دونون مین تھی جب دونون نسخون کا
ایکسان حال ہوا تو پھر بجای جسٹن پرچیل کا الزام دیگر کیونکر تحریف
کا دعوی کرسکتا ہی اگر یونانی مین وہ مقامات ہوتے اور عبرانی
مین نہوتے تو البتہ اس کہنے کی گنجایش تھی کہ جسٹن نے یونانی
مین دیکھکر ایسا دعوی کیا جب دونونکا حال یکسان ہوا تو یہہ
عذر جاتا رہا۔ ۵ آدم کلارک اپنی تفسیر کی۔
جلد اول صفحہ ۱۷۸ مین لکھتا ہی کہ محقق کینی کاٹ دعوی کرتا ہی
کہ ورس ۲۳ باب ۲۷ استثنا کاتبین عبر مین محرف ہی اور سامری
صحیح ہی اور بعض عبری کی صحت کا دعوی کرتے ہین مگر اکثر لوگونے
کنی کاٹ کی دلیلونکو لاجواب سمجھا ہی اور یقین کیا ہی کہ یہود نے
بہ نسبت عداوت سامریون کی تحریف کی ہی انتہی۔

محصلہ ۶

آدم کلارک ورس ۹ باب ۲۴ صموئیل ۱ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ
کتب تواریخ عہد عتیق بہ نسبت اور مقامونکی زیادہ محرف ہین ۷
آدم کلارک جلد ۴ مین ورس ۲ باب ۲۴ کتاب اشعیا کی تفسیر مین لکھتا
ہی کہ تین عبری اس جگہہ بہت محرف ہی اور اسیطرح جلد ۲ مین ورس ۵ باب ۲۳
صموئیل ۲ کی تفسیر مین لکھتا ہی کہ اس ورس مین تین تحریفین بڑی ہین اور
مفسر مذکور جلد ۳ مین ورس ۶ زبور ۱۳۹ کی تفسیر مین لکھتا ہی کہ تین عبری
اس جگہہ محرف ہی غرضکہ بہت جگہہ مفسر مذکور نے تحریف کا الزام
دیا ہی کہانتک نقل کیا جائی۔ ۸ ڈاکٹر کنی کاٹ کی وہ
تحقیق بہ نسبت عبرانی نسخہ کی جسی بایبل نے انسائی کلوپیڈیا
جلد ۴ لفظ بیبل کی شرح مین بیان کی ہی مین اسکا کچھہ حاصل یہان
نقل کرتا ہون۔ کنی کاٹ نی عبرانی کی تحقیقات کے لئے پانچ طبقہ

قایم کرتی ہین پہلا طبقہ ملاخی نبی سی حضرت مسیح تگ دوسرا حضرت مسیح سی پانسو برس تگ تیسرا پانسو سے ہزار برس تگ چوتھا ہزار برس سی چہاپی کی ایجاد تگ اور پانچوان طبقہ چہاپی کی ایجاد سی ۱۷۰۰ سنہ تگ اسکی بعد ہر ایک طبقہ مین اوسنی تحریف ثابت کی ہی مثلاً طبقہ اول کے بہ نسبت یوں لکھتا ہی اوسکی (یعنی کنی کاٹ کی) رای یہہ ہی کہ یونانی نسخہ سی عبرانی جہان مختلف ہی وہان عبرانی کی تحریف ثابت ہوتی ہی اور جہان عبرانی کی تحریف ثابت ہی اور وہ مقام نسخہ یونانی بھی ملتا ہی تو وہان ترجمہ سی پہلے عبری مین تحریف ہوگئی تھی یا یہ کہ یونانیکو عبرانی کے موافق کرلیا ہو ایسی قدیم تحریفین اوسکی رای مین استثنا۔ باب ۶ درس ۶ اور پیدایش باب ۱۰ درس ۳۲ اور ۳۶ درس ۳۱ سے ۳۴ تیسرے مثال مین تیرہ درس ہین جنکو موسیٰ نی نہین لکھا غالباً پہلی اخبار الایام کی باب ۵ درس ۴۱ سی ۶ تگ بعضی نسخونکی حاشیہ پر لکھا ہوگا وہان سی تین مین داخل ہوا یہہ الحاق ایسا قدیم ہی کہ سب نسخونمین پایا جاتا ہی اور پہلی مثال مین عبرانی مین کئی لفظ چھوٹ گئی ہین جو صرف سامری مین تھے اور ڈاکٹر کنی کاٹ نے اور دو بڑے تحریفین ثابت کی ہین اونمین سے ایک مین تو یونانیمین الحاق کرکے عبرانی کی مطابق کرلیا ہی اور دوسرے مین سریانیکو موافق کرلیا ہی پہلی مثال صموئیل اول باب ۱۰ درس ۲ مثال دوسری زبور ۱۴ درس ۷ اور یہودیونکی قدیم نسخونمین تحریف کرنا ثابت ہوا ہی کہ انہون نے قاضیونکی باب ۱۸ درس ۳۰ مین موسیٰ کا منسی کردیا اور بہت سی مثالین طبقہ اولی کی ہین اس مختصر تحریر مین ہر ایک طبقہ کا بیان نہین ہوسکتا صرف ایک طبقہ کا مختصر حال بیان کیا گیا۔ انشاء اللہ کسی موقع پر اسکی تفصیل کیجائیگی ان پانچ طبقونمین ہوکنی کاٹ نی تحقیقات یہودے تحریف ثابت کی ہی اور پانچوین طبقے کے آخر مین لکھا ہی۔ کہ جس زمانیمین کہ عیسائی عبرانی کی صحت پر اصرار کرتے تھے اوس زمانیمین یہود مشقت کرتے تھے اوسکی اصلاح مین اور اوسکے حریفونپر افسوس کرتے تھے) اوسکے بعد عیسائیونکے اقوال نقل کئے ہین اوسمین لکھا ہی۔ کہ قطعی دلیلونسی ثابت ہی کہ عہد عتیق مین بہت جگہہ تحریفین ہوین۔ اور فاضل ہالٹ کتب مقدسہ کی شرح مین جو ۱۷۲۹ سنہ مین چھپی تھی اس بیان مین کہ عہد جدید کی حوالہ عہد عتیق سی کیون مختلف ہین یہہ بات پیش کرتا ہی کہ عبرانی نسخہ حواریونکے بعد سی بدل گیا اور یہود بہر بڑی شدت سی اصرار کرتا ہے کہ یہہ بات تسلیم کیجای کہ عبرانی مین تحریف کئے گئی اور وہ بہت افسوس کرتا ہی کہ عبرانی نسخے موجود نہین انتہی۔ کلام پس اب ذرا پادری صاحب آنکھہ کھولکر دیکھین کہ عبرانی نسخہ کے خراب ہونیکا کون بیان کررہا ہی ایا اہل اسلام کا دعوی ہی یا اونکے مقتداونکا مقولہ ہی۔ ۹ ڈاکٹر انگس اپنی کتاب ہنڈبک حصہ ۱ باب فصل ۵ دیربوس ریڈنگ کے بیان مین لکھا ہی کہ۔ کبھی کبھی کوئی فقرہ قصداً بھی بدلا گیا ہی تاکہ کسی فرقہ کی مطلب کی یا جو کہ باعث مسیح کا معلوم ہوا اوسکی تائید ہوجائی اسکے بعد ڈاکٹر مذکور نے مثالین دی ہین واسطے اقتصار کے مین نے ترک کردین۔ ۱۰ ہارن صاحب اپنی تفسیر جلد ۲ باب ۸ مین لکھتے ہین۔ جو تہا سبب اختلاف کا تحریف قصدی ہی کسی نے اپنی مطلب کی لئے کی ہو اب وہ شخص خواہ دیندار ہو یا بی دین

اور یہہ امر ثابت ہی کہ بعض تحریفات قصدیہ جو دیندار و دنیا دار بونین تھین بعد اونکے ترجیح دی گئی تاکہ کسی مسئلہ بقولہ کے تائید ہو یا کوئی اعتراض دفع ہو انتہی - تلک عشرۃ کاملۃ) اسمقام پر اگرچہ قدری طول ہو گیا مگر نہایت مفید ہی اہل انصاف کے نزدیک اسقدر تحریر نصف ہدایت المسلمین کا جواب ہی کیونکہ نصف کتاب مین پادری صاحب عدم تحریف مین بڑی کوشش کی ہی اور ان اقوال سے بخوبی متن عبری کی خرابی اور تحریف ثابت ہو گئی پادری صاحب ابھی تئی بکری ہین اور مثل ثور عصار کے چشم تحقیق اونکی بند ہین اونہین خبر نہین کہ ہمارے مرشدون نے کیا کہا ہی جب انکہین کھلینگے تو سر سون پھولی گی -- مقام چہاردہم صفحہ ۱۷۲

جواب دوسرے تواریخ باب ۳۶ آیت ۶ و دوم سلاطین ۲۴ باب آیت اول سے اور اونکے حاشیہ دیکھنے سے ظاہر ہی کہ اسیری یہوکین کے مسیح سے ۶۰۶ برس آگے ہوئے اور مخلصی ۵۳ برس آگے پس ستر برس پورے ہوئے الخ

جواب کچھ خیر ہی ذرا انکہین کھولکر دیکھو تیلی کے بیل کیطرح آنکھون پر پٹی باندھکر نچلو تواریخ ۲۰ اور سلاطین ۲ مین جس جگہ کا آپ حوالہ دی رہے ہین وہان تو یہوکین کا نام بھی نہین ہی البتہ اوسکے باپ یہویقیم کا ذکر ہی اور یہوکین کے اسیری کا حال تواریخ ۲ باب ۳۶ ورس ۹ مین ہی اور سلاطین ۲ باب ۲۴ ورس ۱۲ مین ہی اور دونو جگہ حاشیہ پر (بیبل مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۶ء) ۵۹۹ لکھے ہین اور یہی مولوی صاحب کہہ رہے ہین بہرحال مولوی صاحب کا دعوی صحیح ہی اور پادری صاحب بڑی دھوکے باز محض جھوٹے ہین مولوی صاحب کا یہہ دعوی اور تواریخ سے بھی ثابت ہی

مگر یہان اختصار کے لئے اوسی پر بس اور اوسکے حاشیہ پر کفایت کی جسکا حوالہ پادریصاحب نے دیا ہے ہین غرضکہ جہان جہان تو پادری صاحب کے حوالونسے پادری صاحب انکار کرتے ہین وہان یہی جیمین آتا ہی کہ ہم ہاتھ اوٹھاکر کہین لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور پادری صاحب کے ساتھ کہین آمین

بقیہ پادریون کی متلاشی

لاریب اندنون تنکی معاش کا جدہر آنکھہ اوٹھاکر دیکھو بہت کم ہی رہا ہی اور اس معاملہ مین خطرہ نہ ماتم سرا ہی اہل ولایت بیکار اور اہل ہند بیکار مین بجز اسکے کہ شریف لوگ نوکری پر مزدوری کرین یا سڑک کھودین اور کوئی صورت روزگار کی نظر نہین آتی ہم کو یاد ہی کہ ایک مرتبہ شملہ پر کہارونکی بڑی ضرورت تھی چند کہار جو بذریعہ کوتوال حکام وقت کے پیش ہوئے تو اونہین آٹھ آنہ یا دس دس روپیہ ماہواری کا حکم سنایا گیا وہ سبکے سب چلا اٹھے کہ (ہجور) اس تنخواہ کو بلکہ اس سے بھی بہت کم کو منشی لوگ مل سکتے ہین کہار تو پندرہ یا اس سے زیادہ کو کم ملینگے واقعہ کہارونکا مقولہ ٹھیک ہی کیونکہ آج کل حشرات الارض کیطرح منشی لوگ چارون طرف نظر آتے ہین اس بے قدری اور قلت روزگار کا یہی باعث ہی کہ ہمارے سرکار نامدار نے ازراہ غربا پروری اور رعایا نوازی کے جابجا دیار و امصار مین مدارس قصباتی و دہاتی نصب کئے ایک سال مین ہزارون طلبا پاس ہوتے ہین جب کہین قضارا کسی دفتر مین ایک اسامی کسی محرر یا کلارک کی خالی ہوتی ہی تو اوسپر چیلون کیطرح بہت سے امیدوار یونیورسٹی یا بی ای والے جھپٹتے ہین ہم کو یاد ہی کہ ہمنے

کسی اخبار مین دیکھا تھا کہ آگرہ کے کسی عالیشان محکمہ مین ہندو
اسامیان کلارکون کے خالی تھین تو انپر لکھو کہا عرایض اور درخواستین
گزرین کہ جنکی دیکھنے اور پڑہنے کے لئے ایک حاکم کی ضرورت موعلمہ
جدید درکار تھی اسقدر ترقی علم سے سرکار کو تو یہہ فائدہ ہوا کہ
ص کا محرر فی الحال ص کو ملنے لگا اور ہندوستانیون کو یہہ
نفع ہوا مثل مشہور ہ دلی کے بانکے موچین چیڑی پت کہا یے
اور نہین منشی تو ہوگئے یا ٹوٹی پھوٹی انگلش تو ہانکنے لگے اور
جہان کہین انگریز ملا اوسکے ساتھ دو ہاتھ آگے بہڑکر لت پت کو جگہ مل گئی
اور بلقب بابو تو مشہور ہوگئے اگرچہ آیتین قل ہو اللہ پڑہتی ہین
اور گھر مین فاقہ پر فاقہ ہی یہہ سب کچھہ اپنے پر سختی جھیلتی ہین اور
اپنے خویش و اقربا کو بھوک مین مرتے دیکھتے ہین مگر کوئی ہنر یا
حرفت کاری اختیار نہین کرتے کیونکہ بابو یا منشی کے نام کو بٹا لگتا ہے
اور شرم آتی ہی - واری عقل تو بہری دانائی ہی - اس محل مین
اگر دانایان فرنگ و ہند ذرا غور کرین تو یہہ شرم جو ہمارے بھائی
بابو اور منشی کو دامنگیر ہی اسکا سبب یہی ہی کہ اگر انہین تعلیم
ادہوری نہوتی تو یہہ لوگ یہہ دن ندیکھتی کاشکے تعلیم علمی کے ساتھ
اگر ان طلبا کو علم صنعت اور حرفت کاری بھی سکھائی جاتی تو انکے
ہاتھہ اسقدر نازک نہوتے کیونکہ اپنے اپنے معاش سے اپنا اپنا
پیٹ بھرتے - اسپر طرہ یہہ ہی کہ ہم اپنے آس پاس دیکھہ رہے ہین
کہ بعض طلبا کے والدین دولت بڑی لوہاری نداقی نیلگری
خیاطی کہیتی باڑی تجارت وغیرہ کرکے اپنے پیٹ کے دوزخ کو
بھرتے ہین اور آگے یہہ حضرت سلامت پلنگ پر سوار ہوے
انہین گہور کر کھاتے ہین اگر وہ انہین کچھہ بعن طعن کرین تو

بغل مین کتاب دبا شن مین گھس جانے یا کہین پردیس مین
نکل جانے کا کلمہ سناتے ہین - پیٹ کی آنچ بری ہوتی ہی -
اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے دیکھکر اونکے والدین سنگ آمد
سخت کو کام مین لاتے ہین اگر اسکول مین طلبا کو علم و ہنر کے
ایک ساعت تعلیم ہوتی تو انکی یہہ گت نہوتی نہ اسقدر انکی حالت
تباہ پر حکام کو دقت اٹھانی پڑتی اور نہ اونکے والدین کو
اونہین در بدر خاک بسر میر حسن کی مثنوی ہاتھہ مین لئی پہرتے
دیکھکر یہہ درد اٹھانا پڑتا اب وہ مثل موزون ہوئی - واہ
قسمت کے ولیا پکامی کہیر ہوگیا ولیا والدین نے اسکول مین
ذیکھا دیکھی پڑہنے بھیجا تھا کہ ہمارا لڑکا فلانی ڈبٹی جج تحصیلدار
سررشتہ دار وغیرہ کے مانند کسی عہدہ پر نامزد ہوجائیگا یہہ
خبر نہ تھی کہ یہہ بقول مشہورہ دہوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا رہیگا
خیر اگر سو طلبا مین سے ایک طالب العلم بلسٹر یا تحصیلدار ہوگیا ہو
تو ہوجائی مگر یہان کثرت پر گفتگو ہے - افسوس ہمارے
سرکار نی ہمین بدولت علم حیوان سے انسان بنایا اور ہمارے
ننگ کو علم کے لباس سے ڈانپا مگر ہمارے شامت اعمال سے وہ
روگ مستی اور کاہلی کا دور نہوا یہہ بھی ہمارے غلط فہمی ہی کہ اپنے
گورنمنٹ کو جو مادر مہربان کے طرح ہمارے پرورش کا خیال
رکہتی ہی اونکی روش کو بھی دیکھکر اونکے نقش قدم پر
نہ چلین اسوقت صرف سو کہا علم سیکھنے سے اس گدہے کیطرح کہ
جسے لوگون نے دیا اور کہا میرے آنکھین دکھتے ہین کا معاملہ ظہور مین آیا
للہ الحمد اب ہمارے ملک پنجاب قصبہ قصور ضلع لاہور مین
صنعت کا اسکول بعض خیر خواہ ترقی ممالک کے عالی ہمت

سے قایم ہوا ہی اگر اسیطرح ہمارے روسا اور گورنمنٹ اور مدارس
کیطرح ہر ایک اضلاع مین ایک ایک دو مدرسے قایم کرین تو بہت
تنگی معاش کا شکوہ و دعا ہندکی زبان سے اوٹھ جاے اور مشنریون کے
حملون سے بھی ہندوستان کو نجات ہوجاے گی۔ بالفعل ہمارے بھای جو
ہمارے دین و ایمان سے بے بہرہ ہین وہ بباعث تنگی معاش اپنا روپ بدل کر
مشنریون کے جماعت مین شامل ہوجاتے ہین اور وہان کا ئی کسٹی
یا پادری کا عہدہ حاصل کرکے اپنا کام چلاتے ہین اس تبدیلی مزہبی
سے اپنے عزیزونکو جگر ی داغ دیتے ہین، نقل ہی کہ ایک متلاشی
بضرورت آب و دانہ مسیحی گلہ مین داخل ہوا اور پادری صاحب کے خصوص
اپنی خوب رسوخیت پیدا کی تھوڑہی دنون مین تمام مشن احاطہ مین
اسکا سکہ چلنے لگا جب پیٹ بھر اڈبل روٹی اور بسکٹ نے زور کیا تو
ایک حرکت ناملایم کرمیٹھے وہان سے اپنا بستر اوٹھا دوسری مشن مین
اونکے مقابلہ مین اپنی بازی گری کا تھیلہ جا کھولا بلکہ معاملہ تانگرا وٹھا
پادری کو جتلایا نئے پادری کے بدولت مشن مین ایک دو اسامیان
اور زائین اور مزین چار سار ٹیفکٹ پیدا کیے جب اچھی طرح نیا خون
مشن کا چربا اوتار کر پیدا ہوگیا تو پھر خاصی مسلمان ہوگئے اور نئی
انسانیت کہان جو مشن کی آب و ہوا سے پیدا ہوئی تھی وہ مشنریون کو
سانپ کی کینچلی کیطرح دے گئے اور مشنری بقول مشہورہ کی یکے
رہگئی شعر خیال زلف بتان مین نصیر پیٹا کر گیا ہی سانپ نکل اب
لکیر پیٹا کر۔ آج کل وہ حضرت متلاشی صاحب لوگون کو فارسی اردو
پڑہا کر مسلمانون کے ساتھ عید مناتے ہین اور پادریون کو محرم دکھاتے ہین
تنگی معاش کے سبب آدمی کی مزاج سے استقلال ضایع ہوجاتا ہی
یہہ بات مشہور ہی کہ مرد اشراف بیکار مزدشود یا بیمار مرتا کیا نہین

۹

کرتا بھی معروف ہی آدمی بھوکا مسیحی دین حرام و حلال کا سبق
پڑہنے لگتا ہی پیٹ بربلا ہی ہمارے ایک مہربان نے مانع روزگار ہوکر
اور ہر طرف خاک چھانکر بخصوص سید جمال الدین صاحب ڈپٹی مقیم دہلی سے
ایک خط لکھا تھا اور اس خط مین یہہ مرقوم تھا کہ ای صاحب مین پیٹ کے
جورے لگا چکون اور کسین مجکو دو پیسہ کبھی روزگار میسر نہین ہان بجز اسکے
کہ کرسٹان ہوجاؤن تو روٹی کھاؤن آگے سے جواب مین سید ممدوح نے
اسطرح ارشاد فرمایا کہ جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ تو ہمارے مسلمان زندہ
فتوی کا پابند ہی جو تیری کرسٹان ہونے سے مسلمانی کو خلل عاید ہوگا
بلکہ بہتر ہوگا تجسا گندی مچھلی مگرمس تالاب سے نکل جاتا کہ خس کم جہان
پاک ہوجاے۔ افسوس ہمارے بھایون نے اپنی ہمت کو ہار دیا اگر ہمت کو
کام فرماتے اور اپنے دین کے اصول سے واقف ہوتے تو مشنریون کے مانند
لنڈن مین اپنا مدرسہ سلامیہ جماتے اور اپنے عالی ہمت اور خدا و رسول
کے برکت سے اسلام کا جھنڈا یروشالم کے طرح قایم کرتے اور اپنے بھایون
انگریزون کو دعوت اسلام مین مشرف باسلام کرتے کیونکہ جب مذہب
باطل کا یہہ حال ہی تو مذہب حق کو کیا کچھ فروغ نہوگا۔ جاے غور ہی کہ
دعوت اسلام کس حالت مین ہمارے بزرگون نے کیے اور تمام ممالک
مین ہمارے پیغمبر اور ہمارے خلفا کے دشمن تھے مگر بقول سعدی علیہ الرحمہ
دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہمنے بچشم خود اکثر دیکھا اور
دیکھتے ہین کہ تنگی معاش کے باعث بہت لوگ چوری چکاری کی عادی
ہوجاتے ہین اور نہایت امور قبیحہ اونسے سرزد ہوتے ہین علی ہذا القیاس
جو لوگ کہ حضرات پادریون کے پنجہ مین گرفتار ہوگئے ہین اونکا بھی شجرہ نسب
اس مدوم کے صاحبان سے ملتا جلتا ہی آج تک ہمنے کوئی واعظ
عیسائی نہ دیکھا کہ جو لاؤ لشکر جاگیر اور ملک چھوڑ کر اور مشن سے